Faxd al-Hasan

تجری عیون العلم من بیت العلوم کما تری
سالت عیون الماء فی الفجاج من جبالها

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مفیدہ در فن مناظرہ اسمی بہ

Faiziyah

فیضیہ

جسکو فاضل کامل النصاب مولوی فیض الحسن صاحب
مدرس اول عربی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے سہولیت امیدواران
امتحان مولوی فاضل کے تالیف کیا اور بحکم واجب الاذعان جناب

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر

رجسٹرار و بانی مبانی بیت العلوم پنجاب کے بماہ مارچ سنہ ۱۸۸۱ع

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں
باہتمام کارپردازان طبع ہوا

یافتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ و رسول کی حمد و نعت کے بعد جو سارے مسلمانون پر واجب ہے ہا سر تا قدم
ہیچمدان بے شعوری فیض سہارنپوری یہ گذارش کرتا ہے کہ از بسکہ ہماری مدرسہ
یعنے بیت العلوم لاہور کے سالانہ امتحان مین فن مناظرہ کے سوال ہی
تے تھے اور طالب علمون کو اونکے جوابون مین تھوڑی بہت دشواری
یش آتی تھی اسلئے کہ برتاؤ ان مسئلونکا بہت کم ہے تو مین نے بحکم رجسٹرار
الاقتدار ڈاکٹر لیٹنر صاحب کے ایک چھوٹا سا رسالہ اس فن مین لکھا
ور ضروری بحثون کو اوسمین درج کیا اور نام اوسکا فیفیہ رکھا چنانچہ یہہ
رسالہ ایک مقدمہ اور چند مطلبون اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے مقدمہ مین
علم کی تعریف اور موضوع اور غایت اور اقسام بحث اور اصطلاحون کا
بیان ہے اور خاتمہ مین وہ باتین لکھی ہین جو فریقین کو مناظرہ کیوقت

مین چاہتے ہین اور یہہ بات کھلم کھلا کہتا ہون کہ مین اس فن سے بخوبی واقف نہین ہون اگر خدانخواستہ کہین بہول چوک ہو جاوے تو معافی کا مستحق ہون باقے رہی چشم عناد سو علاج اوسکا کسی کے قبضہ مین نہین

بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش درنظر

علاوہ اسکے واقف فن کا سکوت بھی حسد سے کچھ کم نہین اگرچہ ایذا رسانی مین پہلی بات کو نہین پہونچتا ع این کہ مے گویم ہمہ حال من است

مقدمہ

مناظرہ ایک ایسا علم ہے جسمین بحث کے سقم وصحت سے بحث کی جاتی ہے اور وہی اوسکا موضوع ہے اور اوسکی غایت یہہ ہے کہ خصم مباحثہ کی طریق صایب سے نہ چوکے تاکہ اپنے مطلب کو نہ پہونچے بحث کی تین قسمین ہین ایک مناظرہ وہ اصل لغت مین باہم نظر کرنے اور باہم نظیر ہونیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دو آدمی یا زیادہ کسی حکم خبری کے چہان بین مین بزبان غرض توجہ کرین کہ جو بات اوسمین ٹھیک ہووے وہ بخوبی ظاہر ہو جاوے خواہ وہ توجہ بظاہر ہووے جیسے مشایخ اوائل مین ہوتے تھے یا بحسب باطن ہووے جیسے کبھی اشراقیون مین ہوتے تھے اور خواہ وہ دونون فریق ایک وقت مین ہووین جیسے آجکل مین

کہین واقع ہووے یا آگے پیچھے ہو جیسے پچھلی اگلونپر اعتراض کرین اور
خواہ وہ حکم خبری حملے ہو یا اتصالے یا انفصالے ہو یا سلبی صریح ہو
یا ضمنی ہو جیسے کہ تعریفون مین ہوتا ہے چنانچہ تفصیل اوسکی آگے آویگی اور
خواہ دونو فریقون کی غرض اظہار صواب ہو جیسے کہ جمہور کا مذہب ہے
یا منجملہ اونکے کسی فریق کے وہ غرض ہو جیسے کہ بعضونکا قول ہے مگر
مناظرہ کا اطلاق اس قسم پر باین لحاظ ہے کہ مناظرہ اشرف ہی اور اوسکی شرافت
کے لئے بھی بہت ہے کہ اوسے کی نام سے یہہ علم نامی گرامی ہوا ؞

مجادلہ

دوسری قسم مجادلہ ہے وہ لغت مین نسخت خصومت کا نام ہے اور اصطلاح
مین اوس جھگڑے کو کہتے ہین جسمین صرف یہہ غرض ہوتی ہے کہ طرف
مقابل کو الزام فاحش دیوے اگر وہ سایل ہے یا اوسکے الزام سے
محفوظ رہے اگر وہ مجیب ہے یا یہہ دونون باتین مرکوز خاطر ہووین عام
اس سے کہ فریقین کا مقصود واحد ہو یا مختلف ہو مثلاً ایک مناظر ہو اور
ایک مجادل ہو یا مکابر ہو مگر جب کہ کوئی مناظر ہوگا تو اب اس بحث و مباحثہ
کو بباعث شرافت مناظر کے مناظرہ بھی کہہ سکتے ہین جیسے کہ بعضون نے
کہا ہے ہان جب فریق ثانی مکابر ہوگا تو یہہ قسم مجادلہ ہے اصلی کا مجادلہ
مکابرہ سے شراف ہی تیسری قسم مکابرہ ہے اور وہ لغت مین بڑائی
جتانے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ مباحثہ ہے جسمین یہہ منظور

نہین ہو تا کہ الزام دین یا الزام سے بچین یا ٹہیک ٹھیک بات جتاویز
بلکہ صرف لڑنا جہگڑنا مد نظر ہوتا ہے عام اس سے کہ یہہ دونو کا مطلب
بھی ہووے یا کسی ایک کا مگر جب کہ کوئی فریق اون مین سے یہہ چاہے کہ
صواب واضح ہوجاوے تو اب بقول بعضون کے یہہ مناظرہ گنا جاویگا
اور حق یہہ ہے کہ یہہ تینون قسمین باہم متبائن ہین مدعی لغت مین دعوی مدعی
کرنے والے کو کہتے ہین اور یہان وہ کوئی ہے جو کسی حکم خبری کی
صدق وصحت کا دعوی کرے پھر اگر وہ نظری ہووے تو دلیل اوسپر
لاوے اور اگر بدیہی غیر اولے ہو تو تنبیہ کے ذریعہ سے اوسکی خفا
کو اوٹہاوے اور بخوبی زایل کرے اور جب کہ وہ دلیل لاوے تو اگر
دلیل انی سے کام اپنا نکالے تو اوسکو مستدل کہتے ہین اور اگر دلیل
لمی کو کام مین لاوے تو اوسکو معلل بولتے ہین دعوی وہ قضیہ ہے دعوی
جسکے حکم کا اثبات یا اظہار اوسکی پیش کرنیوالے کو منظور ہووے اور
بسبب اختلاف اعتبارات اوسکو نتیجہ اور مطلوب اور مسئلہ اور بحث
اور قانون اور خبر اور مقدمہ بہی کہتے ہین مگر مطلوب عام ہے سلئے کہ
تصوری تصدیقی دونو کو شامل ہے معرف اصل مین بتانے جتانے معرف
والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوس کلام کا ہے جو کسی اسم کے
شرح یا کسی موجود نفس الامری کی حقیقت کو بتاوے اور یہہ تعریف اوسکے

حقیقی کہلاتی ہے اور مفاد اسکا ایک ایسے شے کا تصور ہے جسکی وجود
واقعی کا علم حاصل ہے اور غیر حقیقی کی دو قسمین ہین ایک اسمی جسکا مفاد
ایسی شے کی نفس مفہوم کا ابتدائی تصور ہے جسکی وجود و عدم سے کچھ
بحث نہین اور دوسری قسم لفظی ہے جسکا مفاد التفات ثانی ہے کہ بتانے
والا پوچھنے والے کو یاد دلا دیتا ہے اور شرط یہہ ہے کہ تفسیر لفظ
مسئول کی اجلی اور اوضح ہووے تاکہ سایل متردد نرہے اور کل مبحث
تعریف کے منطق کی کتابون مین مذکور ہے نقل اصل لغت مین کسی شے نقل
کے ایک جگہ سے اوٹھا کر دوسری جگہہ لیجانے کو کہتے ہین اور
وہ اصطلاح مین یہہ ہے کہ منجملہ فریقین کے کوئی فریق اپنی کلام مین ایسے
کسی کے قول کو بلفظہ یا بالمعنے بطور سند نقل کرے جو فریق ثانی کے
نزدیک مقبول و مسلم ہووے خواہ وہ ناقل کے نزدیک بھی مسلم ہو یا
نہو جیسے کہ دلیل الزامی مین واقع ہوتا ہے اظہر یہہ ہے کہ مقلدون کو
چاہیے کہ غیر مقلدون کے مقابلہ مین کسی امام کے قول کو نقل نکرین
اسلیے کہ وہ کسی امام کے قایل نہین ہین ہان غیر مقلد اگر الزام دینا چاہین تو
مقلدون کے پیشوا اونکے قول اونکے مقابلہ مین پیش کرین مگر خصم کا
الزام و اسکات اوسوقت متصور ہو سکتا ہے کہ قول منقول اسکے
وہی معنے نزدیک اوسکے بھی صحیح و مسلم ہووین جو ناقل سمجھ رہا ہے

اور نقل کے شرط یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا کہنیم کہلا یہہ کہے کہ فلانے حکیم یا
اوس امام نے مثلاً یہہ فرمایا ہے اور یہہ فرمودہ اوسکا ہے تاکہ
تصحیح نقل — اقتباس نہو جاوے تصحیح نقل اصطلاح مین یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا قول منقول
کو قایل تک پہونچاوے یعنے اگر وہ جیتا جاگتا ہووے تو اوسکا مقابلہ
کراوے اور اوس سے تصدیق اوسکی چاہئے اور اگر وہ زندہ نہو اور
دلیل — قول منقول اوسکا کہین لکہا ہوا ہووے تو وہ دکہلاوے دلیل اصل
مین راہ بتانے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوی کی مثبت یا خصم
کی ملزم کا نام ہے اول کو تحقیقی اور دوسری کو الزامی بولتے ہین اور یہہ
قسم مسلمات خصم سے بنائی جاتی ہے اور تمام اقسام اوسکی منطق کے
کتابون مین مذکور ہین اور کبھی ملزوم یقین کو دلیل اور ملزوم ظن کو امارت
بفتحہ ہمزہ کہتے ہین خواہ وجود اس ملزوم کا بجائے خود یقینی ہو یا ظنی ہو
تنبیہ — اور اسیطرح قیاس کو دلیل اور تمثیل و استقراء کو امارت بھی کہہ سکتے ہین تنبیہ
لغت مین متنبہ سے جگانیکو کہتے ہین اور اصطلاح قوم مین اوس بیانکا
نام ہے جو بدیہی خفی کے خفا کو دور کرے جیسے کوئی ثبوت حقایق محسوسہ
کا دعوی کرے اور یہہ کہے کہ وہ ثابت ہین اسلئے کہ ہم اونکو آنکھون سے دیکھتے
ہین اور تنبیہ حقیقت مین مظہر ہوتی ہے نہ مثبت اسلئے کہ نظری اثبات
تقریب — کی محتاج ہوتی ہے نہ بدیہی غیر اولے تقریب لغت مین نزدیک کرنیکو

کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مستدل اپنی دلیل کو ایسے عمدہ طور سے
چلا دی کہ مطلوب سے بعید نہ ہووے مثلاً اگر کوئی مدعی کسی شئی کے
انسان ہونیکا دعوے کرے اور یون کہے کہ یہہ شئی انسان ہے
اسلئے کہ وہ حیوان ہے تو یہہ دلیل اوسکی دعوی کو مستلزم نہوگی اور
تعلیل — کہا جاویگا کہ تقریب تام نہین **تعلیل** لغت مین کئی معنون مین مستعمل ہوتی ہے
اور یہان کسی شئے کی پوری علت جتانے کا نام ہی چنانچہ جتانے والی
کو معلل کہتے ہین اور اوسکی دلیل کو لمّے بولتے ہین جیسے کوئی حکیم
علت — عناصر کی کروی ہونے کی علت یہہ بتاوی کہ وہ بسیط ہین **علت** لغت
مین سبب کو کہتے ہین قال فی القاموس ہذہ علتہ ای سببہ اور
اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ شئے اپنی ماہیت مین یا وجود مین محتاج اوسکی
ہووے اور یہہ تعریف بسیط کے خارجی اور مرکب کے داخلی خارجی
ملازمة — علتون کو شامل ہے **ملازمة** باہم چسپان ہونیکو کہتے ہین اور
اصطلاح مین یہہ ہی کہ ایک حکم دوسری حکم کا مقتضی ہووے چنانچہ
پہلے کو ملزوم اور مقتضی بصیغہ اسم فاعل اور دوسری کو لازم اور مقتضی بصیغہ
اسم مفعول کہتے ہین اور یہہ اقتضاء عام ہے اس سے کہ واقعی ہو یا
منع — ظنی جیسے کہ شرطیات مین پایا جاتا ہے **منع** لغت مین روکنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دلیل مدعے کی کسی مقدمہ صغری یا

کبری کو نہ مانے اور اوس سے دلیل اوسکے طلب کرے غرض کہ باین طور
خاص اوسکی دلیل کو چلنے نہ دے اور اوسکو مناقضہ اور نقض تفصیلی
بھی کہتے ہین اور لفظ اوسکی یہہ ہین کہ ہم اس مقدمہ کو نہین مانتے یا یہہ
حل یہہ مقدمہ ممنوع یا غیر مسلّم ہے حلّ لغت مین گرہ کھولنے کو کہتے ہین اور
اصطلاح قوم مین یہہ ہے کہ مجیب اپنے معترض کے اعتراض مین موضع
غلطی کو جتاوے اور اسمین اور منع مین یہہ فرق ہے کہ وہ مجیب کی جانب
سے ہوتا ہے اور منع سائل کے جانب سے ہوتی ہے اور اوسمین موضع
غلطی کا جتانا مقصود ہوتا ہے اور منع مین یہہ غرض ہوتی ہے کہ
مقدمہ مدعی کی دلیل مخدوش ہے مقدمہ لغوی معنے اوسکے معروف
اور پیش پا افتادہ ہین اور اصطلاح مین وہ ہے جسپر دلیل کا راست
درست ہونا موقوف ہووے خواہ وہ دلیل کا جز ہووے جیسے
صغری یا کبری یا شرط ہووے جیسے صغری کا ایجاب اور کبری کی
سند کلیت شکل اول مین مثلاً سند اصل مین تکیہ اور سہارے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو منع کی تائید و تقویت کے لئے
لائی جاوے واقع مین مفید ہو یا نہو اور اوسکو مستند بھی کہتے ہین
اور لفظ اوسکی یہہ ہین لم لایجوز یعنے کیون جائز نہین اور کیف لا یعنے کیونکر
نقض جائز نہو والحال انہ کذلک یعنے اور حال یہہ ہو کہ وہ ایساہی نقض اصل لغت

یعنی توڑنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مدعی کی دلیل ایسے
شاہد کے ذریعے سے توڑے جاوے جو واقع مین متحقق ہووے اور یہہ
جتاوے کہ دلیل مذکور کا مدلول اوس سے متخلف ہے یعنی وہان یہہ
دلیل پائی جاتی ہے اور مدلول اوسکا نہین پایا جاتا یا اگر مدلول اوسکا
متحقق ہووے تو یہہ محال لازم آتا ہے جیسے جب کوئی مدعی کسی شئے
کی محسوس ہونیکا دعوے کرے اور یہہ کہے کہ یہہ شئے محسوس ہے
اسلئے کہ وہ موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو تخلف کی تقریر
اسمین یہہ ہے کہ باری تعالے موجود ہے اور محسوس نہین اور لزوم
استحالہ کا بیان یہہ ہے کہ اگر مدلول اوسکا واقع مین ثابت و متحقق ہووے
تو باری تعالے کی جسمیت لازم آتی ہے اسلئے کہ ہر محسوس جسم ہے
یا جسمانی ہے اور محال عام ہے شرعی ہو یا عقلی ہو اور اسکو نقض
اجمالی اسلئے کہتے ہین کہ کل دلیل مجملاً پر اعتراض ہے شاہد لغت (شاہد)
مین گواہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو دلیل
مدعی کی فساد اور قول ناقض کی صحت کو جتاوے اور یہہ بات یاد
رہے کہ کوئی نقض اجمالی ایسی شاہد صادق کی بدون مقبول و
مسموع نہین ہوتا معارضہ اصل لغت مین آپسکی آڑہی آجانے (معارضہ)
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ جس مطلب پر مدعی نے

دلیل کو قایم کیا خصم اوسکی نقیض پر مستقل دلیل قایم کرے خواہ وہ
نقیض صریح ہو یا نقیض صریح کا لازم مساوی ہو یا نقیض صریح سے
اخص ہو معارضہ کی تین قسمین ہین ایک یہہ کہ دونو کی دلیلین اقسام معارضہ
مادہ صورت مین باہم متفق ہون جیسے عامہ الورود مغالطون مین ہوتا
ہے مثلاً ایک آدمی حدوث عالم کو مدعی ٹھہراکر یہہ کہے کہ یہہ مدعی
ثابت ہی ورنہ نقیض اوسکی ثابت ہوگی اور جب کہ نقیض اوسکی ثابت
ہوگی تو کوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی نیتجہ یہہ نکلا کہ اگر مدعی ثابت نہوگا
توکوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی اور عکس نقیض اسکا یہہ ہی کہ جب کوئی
شئے ثابت نہ ہوگی تو مدعا ثابت ہوگا اور یہہ محال ہے اسلیے کہ مدعے
بھی ایک شئے ہی اور یہہ محال ثبوت نقیض سے لازم آیا تو ثبوت نقیض
کا محال ہے اور جب نقیض مدعی کی محال ہوئی تو مدعی واجب الثبوت ہوا
اور دوسرا آدمی قدم عالم کو مدعی ٹھہراکر پہلے قدم بقدم چلے یہان تک
کہ استحالہ نقیض سے ثبوت مدعی کا لازم آجاوے اور اس قسم کا معارضہ
بالقلب کہتے ہین دوسری یہہ کہ دونو دلیلین صرف شکل وصورت
مین متفق ہون مگر دونو کے مادون مین اختلاف ہو مثلاً ایک عقلی
ہو ایک نقلی ہو اور دونو شکل اول یا ثانی پر ہووین یا یہہ کہ مادون مین
اتفاق ہو باتی شکل وہیت مین اختلاف ہو یعنے دونو دلیلین عقلی

ہون یا نقلی ظنی ہون یا قطعی مگر ایک شکل اول پر ہو اور دوسری شکل
ثانی یا ثالث پر یا ایک اقترانی ہو اور دوسرے استثنائی ان دونو صور تون
کو معارضہ بالمثل کہتے ہین اور اگر کسی امر مین اتفاق نہو تو اوسکو معارضہ
بالغیر بولتے ہین مثلاً مدعی کی دلیل قطعی ہو اور شکل ثانی پر ہو
اور معارض کے دلیل ظنی ہو اور شکل اول پر ہو مصادرہ علی مصادرہ
المطلوب یقال صادرہ علی کذا اذا طالبہ بہ یعنی اوس سے اوسپر
مواخذہ کیا یا تاوان اوسکا لیا اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ سایل
یون مواخذہ کرے کہ دلیل کی صحت خود مدعی کی صحت پر موقوف
ہے یا کبری کی کلیت خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہو جیسے کہ شکل اول
پر کیا گیا تقریر اوسکی یہہ ہے کہ شکل اول مین کبری کلیہ کی صحت
اسپر موقوف ہو کہ اوسط کی تمام افراد کے لئے اکبر ثابت ہو وے اور
جب کہ اصغر سب بے منجملہ افراد اوسط ہے تو اوسکے لئے بھی ثابت
ہونا اوسکا ضرور چاہئے اور یہہ خود مطلوب ہو غرض کہ کبری کی کلیت
خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہوئی پس جو شخص اس مدعی کا منکر
ہے وہ کبری کی کلیت کو ہرگز نمانیگا سایل لغت مین مانگنے والے سایل
کو کہتے ہین اور یہان نام اوس کسے کا ہے جو مدعی کی طرف
مقابل ہو کر اوسکے دلیل کو توڑے یا کسی مقدمہ کو نمانے یا اوسکے

خلاف پر مستقل دلیل قایم کرے غرض کہ وہ حقیقت مین دلیل مذکور کی صحت یا خود مدعی کے راستی کا سوال کرتا ہے مجارات مع الخصم لغت مین مخالف کے برابر ہمراہ چلنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مخالف کی قول کو تسلیم کرکے فرق نکالے اور غلط فہمی اوسکی جتاوی مثال اوسکی یہہ ہے کہ کافرون نے اپنے رسولون کے رسالت کا انکار کرکے یہہ کہا کہ تم ہم سے آدمی ہو ہم مین اور تم مین کوئی فرق نہین پھر اسکے کیا معنے کہ تم رسول ہو اور ہم نہون رسولون نے قول اونکا تسلیم کیا اور یہہ جواب اونکو دیا کہ بلاشک ہم تم سے آدمی ہین مگر خدا کی دین ہے جسکو چاہے اوسکو دیوے اور یہہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ رسالت مقتضای ذات انسانی ہے توجیہ لغت مین متوجہ کرنیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ خصم اپنے کلام کو معارضہ یا منع یا نقض کے پیرایہ مین متوجہ کرے اور کبھی کسی بات کی وجہ بیان کرنیکو بھی کہتے ہین غصب اصل لغت مین پرائی حق کے چھیننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ منجملہ فریقین کے کوئی فریق اپنے منصب کو چھوڑکر دوسری کی منصب کو اختیار کرے مثلاً اگر سایل کسیکے قول کو نقل کرے اور بعد اوسکے دلیل اوسپر لاوے تو یہہ غصب ہے اسلیے کہ سایل ناقل کا یہہ منصب ہے

مجارات مع الخصم

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا الآیۃ قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن الله یمن علی من یشاء من عباده

توجیہ

غصب

کہ نقل کے تصحیح کرے نہ یہ کہ مدعی کے مانند اوسپر دلیل لاوے اور ایسی ہے مدعی کی جانب سے منع بالمنع ناجائز ہے اسلیے کہ کام اوسکا یہہ ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے نہ یہ کہ منع پر منع وارد کرے مگر جب کہ غاصب مستدل ہو جاوے تو اوسپر ممنوع ثلثہ یعنی منع نقض معارضہ وارد ہو سکتی ہین بحث مین تین باتین ہوتے ہین ایک مبادی یعنے دعوی کی تعیین دوسری اوسناط یعنے براہین و دلایل تیسری مقاطع یعنے وہ مقدمے جنپر بحث تمام ہوتے ہے ✣

مقاصد

مقصد اول

پھلا مقصد یہہ ہے کہ مناظر کو لازم ہے کہ جب اوس سے کوی بات پوچھی جاوے تو وہ ایسا واضح بیان کرے کہ پھر پوچھنے کی حاجت باقی نہ ہے اور اگر مدعی کوی نقل پیش کرے تو سائل کو تصحیح النقل کے طلب کرنا ضروری ہے یہانتک کہ اگر مدعی کسی کتاب کا حوالہ دے تو اوس کتاب کو منگواکر اپنی آنکھون سے دیکھے اور اوسکے کہنے پر نہ رہے مگر یہہ بات جب ہے کہ سائل کو قول منقول کی صحت بجائے خود معلوم نہ ہو اور ناقل نزدیک اوسکے

معتبر نہ ہو ورنہ پیرودہ مکابر یا مجادل گنا جاویگا اور جب کہ دعوی نظری
ہو تو دلیل اوسپر مانگی اور اگر بدیہی غیر اولے ہو تو تنبیہ اوس سے
چاہئیے اور جب مدعی اپنے دعوی پر کوی دلیل قایم کرے تو سایل
دلیل مذکور کی صغری یا کبری کو منع کرے خواہ سند لاوے یا نہ لاوے
اسلئے کہ مانع کو سند لانا ضروری نہین اور جب سند لاوی تو مدعی اوسمین
غور کرے کہ وہ نقیض مقدمہ ممنوعہ کی مساوی ہے یا نہین مساوی
کا باطل کرنا بلاشبہہ مفید ہوتا ہے اور اگر اس سند کو باطل نہ کرے تو
مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے اور بعد اسکے سند کا باطل کرنا ضروری
نہین ہے اور اگر سایل سند نہ لاوے تو اب مقدمہ ممنوعہ کا ثابت
کرنا ضروری ہے اور جب کہ سایل نقض کرے یا معارضہ پیش آوے
تو اب مدعی کو یہہ منصب حاصل ہے کہ وہ معترض کے دلیل کو بنقض
اجمالی توڑے یا اوسپر کوئی منع وارد کرے یا معارضہ پیش آوے
اسلئے کہ سایل کے نقض و معارضہ کے بعد خود مدعی سایل ہو جاتا ہے
اور نیز اوسکو یہہ بات بھی حاصل ہے کہ اپنے دعوی کو یا ساری دلیل
کو یا اوسکے کسی مقدمہ کو بدلے سند لے یا ایسے تقریر سے ادا کرے
کہ کوی اعتراض اوسپر وارد نہو واضح ہو کہ جو سوال دلیل پر وارد
ہوتے ہین وہ تنبیہ پر بھی وارد ہو سکتے ہین مگر جب کہ تنبیہ سے

مقصد دوم

اثبات مدعی منظور نہین ہوتا بلکہ صرف اظہار ہے مقصود ہوتا ہے تو
سوالات مذکورہ کے وارد کرنے سے کوئی بڑی بات ہاتھ نہین
آتی ہے دوسرا مقصد یہہ ہے کہ وہ تعریف حقیقی جو جنس اور
فصل سے بنائی جاتی ہے منوع ثلاثہ مذکورہ کے مورد اسلئے ہوتی
ہے کہ اوسمین ضمنی دعوے ہوتے ہین مثلاً حیوان ناطق تین دعون
پر مشتمل ہے ایک یہہ کہ یہہ کل حد تام ہے اور دوسری یہہ کہ حیوان
جنس ہے اور تیسری یہہ کہ ناطق فصل ہے اب منع کی یہان-
یہہ صورت ہے کہ مانع حیوان کی جنس ہونے اور ناطق کی فصل
ہونے یا دونو کی ذاتی ہونے کو نمانے اور معرّف کو یہہ چاہیے
کہ امر ممنوع کو ثابت کرے یا سند منع کو بشرط مساوات اوٹھاوے
اور نقض کا یہہ طور ہے کہ حد کا تخلف محدود سے اور محدود کا تخلف حد سے بتاوے
یعنی یہہ بتاوے کہ یہہ تعریف جامع نہین یا مانع نہین اور شاہد
تخلف کو پیش کرے سو اب معرف کو یہہ لازم ہے کہ اگر ہوسکے
تو اوسکی شاہد کو اوٹھاوے ورنہ اپنی تعریف کو بدلے اور معارضہ
کی یہہ شکل ہے کہ خود معترض حد مذکور کی مقابلہ مین ایکسا اور حد بناوے
مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ پہلا معرف حد ثانی کا معترف بہی ہو ورنہ تعارض
متصور نہوگا اسلئے کہ تعارض یون متصور ہوسکتا ہے کہ حد ثانی کی

جنس وفصل مذکورہ کا ذاتی ہونا بدلیل قطعی ثابت ہووے یا پہلا معرف
حد ثانی کے حدیت کا اعتراف کرے اور جب کہ امر اول متعذر ہی تو امر
ثانی ضرور چاہیئے اور یہہ بات یاد رہے کہ معارضہ حدود حقیقیہ مین ہوتا ہے
اسلیئے کہ ایک ماہیت کے لیئے دو حقیقی حدین نہین ہوسکتین اور جب کہ
عوارض کا تعدد محال نہین تو رسمون مین معارضہ نہین ہوتا اور تعریف
لفظی مین یہہ اعتراض منع کے پیرایہ مین یون وارد ہوتا ہی کہ اس لفظ کے یہہ معنے ہم
نہین مانتے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اصطلاح و لغت کی کتابون
سے نقل کرے یا معترض کو وہ کتابین دیکھاوے یا یہہ بیان کرے
کہ ہماری مراد اس لفظ سے وہ معنے نہین جو بظاہر سمجھے جاتے ہین ہماری
اصطلاح مین اس کلمہ کے یہہ معنے ہین منوع ثلاثہ کا اطلاق اون سوالون
پر جو حدون پر وارد ہوتے ہین بطریق استعارہ کے ہے اور باوصف
اسکے احتمال حقیقت کا بھی قایم ہے تیسرا مقصد یہہ ہی کہ منوع ثلاثہ مقصد سیوم
مذکورہ نقل صرف اور نفس دعوی پر وارد نہین ہوتین مگر مجازاً
اسلیئے کہ وہ تینون حقیقت مین ابطال دلیل کے لئے موضوع ہین اور
بعضون کا یہہ قول ہے کہ منقول من حیث ہو منقول پر منع وارد نہین
ہوتی ہان اگر ناقل قول منقول کے صدق و صحت کا التزام کرے
یا اوسکو اپنی دلیل کا مقدمہ گردانے تو اب اوسپر منع وارد ہوسکتی ہے

ہمارے مسئلے اہل نظر کا اتفاق اسپر ہے کہ منقول معلوم ہے یا تصحیح نقل کا مانگنا اور
بدیہی اوسکے لیے پر تنبیہ کا چاہنا اور نظری معلوم پر دلیل کا طلب کرنا
جائز نہیں ہان اگر یہہ منظور ہو کہ اپنے طریق علم کی سوی اور طریق
سے علم اوس نظری یا بدیہی غیر اولے کا حاصل ہووے یا اپنے
علم کے صحت مرکوز ہو تو کچہہ مضائقہ نہیں مگر مناظر کو یہہ بات بہت کم سوجہتی
ہے دلیل کے باطل ہونے سے خود مدعی کا باطل ہونا لازم نہیں
آتا اسلئے کہ ایک مدعی کیلئے بہی کئی دلیلوں کا ہونا جائز ہے ہان اگر ساری
دلیلیں باطل ہوجاویں تو اب مدعی کا بطلان واضح ہوا اور مستدل
کے لئی تغیر و تبدیل کے سوائی کوئی چارہ باقی نہیں رہا یعنے وہ اپنے
دعوے کو بدل دے چوتھا مقصد یہہ ہو کہ جس مقدمہ
پر دلیل مدعی کی مبنے ہو خواہ وہ صریح ہو یا ضمنی ہو خاص اوسپر
ارادہ ہوسکے سمیت اور کسی مقدمہ پر منع وارد ہو سکتی ہے چنانچہ قیاس
مساوات کی مقدمہ اجنبیہ پر منع وارد ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اوسکا
مبنے ہوتا ہے اور جو مقدمہ ہر طرحسے معلوم ہووے اوسپر منع
کا وارد کرنا مکابرہ ہے اور اگر الزام منظور ہو تو مجادلہ ہے ہان
بدیہی غیر اولے کو یا تنبیہ کی کسی مقدمہ کو تسلیم نکرنا مضائقہ نہیں
ہے ممنوع مرتبہ کے یہہ مقدمات ہے کہ دلیل مدعی کی دونون

مقدمون یعنی صغری کبری مین سے ہر مقدمہ کی نسبت یہہ کہا جاوے
کہ یہہ مقدمہ ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو دوسرا مقدمہ ممنوع
ہے اور یہہ منع ثانی اگر تسلیم مقدمہ ممنوعہ پر مبنی ہووے تو واجب
ہوتی ہے ورنہ مستحسن گنی جاتی ہے مثلاً جب کوئی یہہ کہے کہ یہہ
امر بدیہی ہے اور ہر بدیہی معلوم ہے تو سایل یہہ بول اوٹھے
کہ امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے اور اگر یہہ تسلیم کیا جاوے تو ہر
بدیہی کا معلوم ہونا ممنوع ہے یا پہلے کبری کو منع کرنے اور پیچھے اوسکو
مانکر صغری کو منع کرے یعنی یہہ کہے کہ ہر بدیہی کا معلوم ہونا
ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے
پھر اگر یہہ کہا جاوے کہ وہ بلاشبہ بدیہی ہے سو معلوم ہونا
اوسکا ضروری ہے تو سایل اب یون ضرور کہے کہ بدیہی ہونا اوسکا
مسلم نہین اور اگر وہ تسلیم کیا جاوے تو ضروری معلوم ہونا اوسکا
مسلم نہین اور جب کہ منع مضر مقصود ہو یعنے مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا کچھہ ضرر نہ پہونچاوے تو معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ اگر یہہ مقدمہ
ممنوعہ ثابت ہو تو دلیل اپنی پوری ہے اور اگر ثابت نہین تو عدم
ثبوت اوسکا ثبوت مدعی کو مضر نہین جیسے کوئی مدعی حدوث
اجسام پر یہہ دلیل لاوے کہ وہ محل حوادث ہین اور ہر محل حوادث

ز دو حادث ہے اور صغری کو یون مدلل کرے کہ جسم یا متحرک ہے یا
ساکن ہے اور سکون و حرکت دونو حادث ہین سو یہہ جسم محل حوادث
ہوا اور مانع یہہ منع پیش کرے کہ جسم آن حدوث مین نہ متحرک ہوتا ہے
اور نہ ساکن پس یہہ مقدمہ کہ ہر جسم یا متحرک ہے یا ساکن ہے
ممنوع ہے تو اب معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا ہمکو مضر نہین اسلئے کہ جسم آن حدوث مین حادث
ہوگا اور یہی مطلوب ہے مگر بعضونکا یہہ قول ہے کہ معلل کو یہہ
کہنا مناسب نہین بلکہ وہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے یا کوئی اور
دلیل لاوے اسلئے کہ اوسنے یہہ التزام کیا ہے کہ مدعی کو دلیل
سے ثابت کرے اور اوسکی لئے بھی دو طریق ہین مانع کا اسقدر
توقف کرنا کہ مدعی اپنی دلیل کو پوری کرے نہایت مستحسن ہے
اسلئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب مدعی اپنی دلیل کو تمام کر چکتا
ہے تو جس مقدمہ کی نسبت فریق ثانی کو کوئی شک و شبہہ پیش آیا
ہے اوسکو مدلل کرتا ہے اور بعضونکا یہہ مقولہ ہے کہ مانع کا توقف
کرنا اتمام دلیل تک اچھا نہین مگر پہلے بات اچھی ہے اور بعضے
یہہ کہتے ہین کہ توقف کرنا مناظر کو شایان ہے اور توقف نکرنا
مجادل کو مناسب ہے ہان ناقض اور معارض کو اتمام دلیل تک

ٹھہرانا واجب ولازم ہے اسلئے کہ جب تک دلیل پوری نہ ہووے
تب تک نقض ومعارضہ نہین ہوسکتا نقض ایسے حکم کا پایا
جانا ہے جسکی نسبت بداہت کادعوے کیاگیا اسلئے کہ وہ حقیقت
مین اوسکی بداہت کو نمانتا ہے اوراب نقض کا شاہد منع کی سند
سمجھا جائیگا غرض کہ وہ نقض اصلمین منع مع السند ہے پانچوان
مقصد یہہ ہے کہ منع کی سند مقدمہ ممنوعہ کا مجہول ومخفی ہونا
بتاتی ہے اور منع کو قوت بخشتی ہے اگرچہ وہ تائید اوسکی مانع
کے زعم فاسد ہی مین ہووے نظر برین یہہ بات بہت ضرور ہے کہ
وہ سند مقدمہ ممنوعہ سے عام نہو نہ عام مطلق ہو نہ عام من وجہ
ہو اسلئے کہ سند خفاء مقدمہ ممنوعہ کو مستلزم ہوتی ہے اور کوئی
عام خاص کو مستلزم نہین ہوتا اور جب کہ سند کا موید منع ہونا حقیقتا
مین ضروری نہین بلکہ صرف مانع کے زعم مین ہونا چاہئے تو سوفسطائیون
کے اقوال وکلمات سے بہی سند لانا جائز ہے باوصفیکہ وہ واقع کے
مطابق نہین ہوتے مگر حکیم اوسکو بکابرہ تصور کریگا اور جب کہ
کسی بیان سے سند کی توضیح وتقویت کی جاوے اور وہ بیان
دلیل کے پیرایہ مین ہووے تو اوسمین بحث کرنا مستحسن نہین اسلئے
کہ موید سند یا خود سند کی ابطال سے مقدمہ ممنوعہ کا ثبوت لازم

نہین آتا مگر کہیے کہ خود سند اور منع مین مساوات پائی جاوے تو اب
ابطال سند سے بطلان منع کا اور بطلان منع سے ثبوت مقدمہ
کا لازم آویگا مانع پر یہہ بات لازم نہین کہ جب سند پر بحث کی جاوے
تو خود سند کو مدلل کرے اسلیے کہ جب مانع خود سند ہی کا محتاج نہین تو کیون
برہان اوسپر لاوے مانع کو یہہ نہین پہونچتا کہ مقدمہ ممنوعہ
کی منافی کو اس سے پہلے ثابت کرے کہ مستدل اوس
مقدمہ کو مدلل کرے اسلیے کہ غصب بلا ضرورت لازم آتا ہے
ہان جب مستدل اوس مقدمہ کو مدلل کرے تو اب منافی
مقدمہ کو بدلیل ثابت کرنا جایز ہے اور غصب منصب
بہی لازم نہین آتا کیونکہ جب مقدمہ مدلل ہوگیا تو صرف
منع اوسکی ناجایز ہے اور اب یہہ منع مدلل مناقضہ علے
سبیل معارضہ ہوگے غرضکہ مانع کو اثبات منافی
مقدمہ ممنوعہ کا ہر طرحسے ضروری نہین بخلاف ناقض یا معارض
کے کہ اونکو اثبات کی ضرورت ہوتے ہے چنانچہ ناقض کا
یہہ ذمہ ہے کہ وہ تخلف مدلول یا لزوم محال کو ثابت کرے
اور معارض پر یہہ واجب ہے کہ وہ نقیض مطلوب پر دلیل
مستقل لاوے تبصرہ سند خاص کے یہہ معنی ہین کہ مقدمہ

ممنوعه کی نقیض اوسکے ہونی نہونے دونونپر صادق آوے
جیسے کوئی اس مطلوب کو ثابت کرے کہ یہہ شئے حساس ہے
اور یہہ دلیل اوسپر لاوے کہ یہہ شئے حیوان ہے اور ہر حیوان
حساس ہے اور مانع یہہ کہے کہ حیوان ہونا اوسکا ممنوع ہے
جایز ہے کہ وہ کوئی شجر ہو لیس یہہ سند یعنی شجر ہونا اوسکا
اوسکے حیوان نہ ہونے سے خاص ہے اسلئے کہ جب وہ شجر
نہ ہو بلکہ حجر ہو تب بہی وہ حیوان نہ ہوگا اور وہ سند جو
نقیض مقدمہ سے عام مطلق ہووے برخلاف اسکی ہوتی
ہے یعنی وہ نقیض مقدمہ اور عین مقدمہ دونوں کے ساتہہ
پائی جاتی ہے جیسے مثال مذکور مین مانع یہہ کہے کہ جایز ہے
کہ یہہ شئے ماشی بالفعل نہو یہہ سند یعنی ماشی بالفعل نہ ہونا
حیوان نہونے سے اسلئے عام ہے کہ وہ حیوان نہونیکے
ساتہہ بہی محقق ہوتا ہے جیسے شجر حجر مین اور حیوان ہونیکے
ساتہہ بہی پایا جاتا ہے۔ جبکہ حیوان ساکن بالفعل ہووے
اور عام من وجہ ہونیکی یہہ معنے ہین کہ نقیض مقدمہ کے
ساتہہ بعض صورتون مین پائی جاوے اور بعض مین نہ پایا
جاوے جیسے کہ یہان مانع یون کہے کہ یہہ جایز ہے کہ یہہ شئی حیوان

نہو بلکہ کالا یا گورا ہو یہہ سند یعنے کالا یا گورا ہونا حیوان کے
ساتھ بہی پایا جاتا ہے اور حیوان کے بدون بہی
پایا جاتا ہے اور سند مساوی کی یہہ معنے ہین کہ اوسمین
اور نقیض مقدمہ ممنوعہ مین وجوداً وعدماً مساوات پائی جاوے
جیسے مثال مذکور مین مانع یون کہے کہ جائز ہے کہ وہ حساس
یا متحرک بالارادہ ہنو حساس ہنوے اور حیوان ہنوے مین
مساوات ہو یعنے جہان یہہ ہوگا وہان وہ ہوگا اور جہان
یہہ ہنوگا وہان وہ ہنوگا اور سند مباین کے یہہ معنے
ہین کہ وہ اور نقیض مقدمہ ممنوعہ کی ایک جگہہ صادق نہ آوین اور
یہہ حقیقت مین سند ہی ہنین ہوتے اسلئے کہ وہ عین مقدمہ
سے موافق ہوتی ہے بالجملہ مذکورہ سندون کی خاص سند کے
باطل کرنے سے کچہہ فایدہ حاصل ہنین ہوتا اسلئے کہ جبکہ
خاص کے انتفا سے عام کا انتفا لازم ہنین آتا تو نقیض
مقدمہ کے منتفی نہوگی اور عام سند کی باطل کرلینے اگرچہ
نقیض مقدمہ کے جو اوس سے خاص مطلق ہے یا خاص
من وجہ ہے یا باطل ہوجاویگے مگر ازبسکہ وہ عین مقدمہ
سبہی عام ہے تو یہہ بہی فی الجملہ باطل ہوجاویگا یعنے اگر یہہ

خاص مطلق ہے تو بالکل منتفی ہو جاویگا اور اگر خاص من وجہ ہے
تو من وجہ باطل ہو جاویگا اور یہہ قول بعضونکا کہ اگر سند مذکور
نقیض مقدمہ سے عام مطلق اور عین مقدمہ سے عام من وجہ ہو
تو ابطال اوسکا مفید ہے خیلی تامل طلب ہے اور اصل یہہ
ہے کہ سند مساوی کا باطل کرنا بلاشبہ مفید و نافع ہے اسلیئے
کہ اوسکے باطل ہونے سے مقدمہ ممنوعہ کے نقیض باطل ہوتی
ہے اور نقیض کے باطل ہونے سے عین مقدمہ کا ثابت ہوتا
ہے اور اوسکے ثبوت سے دلیل پوری ہوتی ہے اور مدعی ہاتھہ آتا
ہے چھٹا مقصد یہہ ہے کہ نقض اجمالی ایسے شاہد کے لائے
پر سنا نہیں جاتا کہ دلیل کے فساد کو بتاوے اور متحقق ہووے
بخلاف منع کے کہ وہ بے سند بھی سنی جاتی ہے اسلیئے
کہ وہان صرف احتمال ہے کافی و اُنے ہوتا ہے اثبات تخلف
کے لئے مدعی کی دلیل کو اوسکے مدلول سے غیر بین
دو طرح پر جاری کرتے ہین ایک یہہ کہ بعینہ جاری کرین یعنی وہی
حد اوسط بعینہ قایم رہے اور فرق اسقدر ہو کہ مطلوب کا موضوع
بدلا جاوے مثلاً کوئی حرام خور گلے مروڑے مرغی کی حلت پر
یہہ دلیل لاوے کہ وہ مرغی طعام اہل کتاب کا ہے اور ہر طعام اہل کتاب کا مسلمانون

کے لئے حلال مباح ہے اور مخالف اوسکا بلا کم و کاست اسی دلیل
کو خنزیر مین جاری کرے اور تخلف جتاوے تو فرق اتنا ہے
ہے کہ موضوع مطلوب مین تبدل واقع ہوا باقی اوسط و اکبر وہی
مین اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ حد اوسط کے جگہہ اوسکا مرادف
یا لازم رکھدین جیسے مثال مذکور مین طعام کے جگہہ کہانا یا خورش
مثلاً رکھدین اور جب کہ نقض کا شاہد نظری ہو تو دلیل اوسپر
طلب کرین اور اگر بدیہی غیر اولی ہو تو تنبیہ اوسپر مانگین
اسلئے کہ سائل فساد دلیل کا مدعی ہے تعریف کے جامع
نہونے یا مانع نہونیکے جتانے کو بہی نقض کہتے ہین اسلئے
کہ وہ تخلف حد کا محدود سے یا محدود کا حد سے بتاتا ہے مثلاً
جب حد دخول غیر کو مانع نہوگے تو وہ محدود سے متخلف ہوگے
اور جب افراد محدود کو جامع نہوگے تو محدود اوس سے متخلف
ہوگا تعریف خاص کے بالعام مانع نہین اسلئے کہ وہان حد ہے
محدود نہین اور تعریف عام کے بالخاص جامع نہین اسلئے کہ
وہان محدود ہے حد نہین شاہد نقض کے مدافعت کرنے کے چند
طریقے ہین اول یہہ کہ جہان ناقض نے دلیل مستدل کو
جاری کیا اور تخلف کو جتایا وہان اوسکے جاری ہونیکو مانے

جیسے کوئی حنفی یہہ کہے کہ ان دو سبیلون یعنی آگے پیچھے
سے جو شئے خارج ہوتی ہے وہ وضو کو توڑتی ہے اور یہہ
برہان اوسپر قایم کرے کہ وہ شئے خارج نجس ہے اور ہر نجس
وضو کا ناقض ہے اور ایک شافعی یہہ نقض پیش کرے اور
یون تخلف بتاوے کہ خارج غیر سایل یعنی جو بدن سے نکلے اور
باہر نہ بہے وہ نجس ہے اور باوصف اسکے وضو کا ناقض نہین
غرضکہ کبری کے کلیت منقوض ہے سو جواب اسکا یہہ
ہے کہ جو سایل نہین وہ خارج نہین بلکہ وہ بادی یعنی ظاہر ہی
حاصل یہہ کہ تحت اصغر داخل نہین اور دوسرا طریق یہہ ہے
کہ خود تخلف کو نمانے مثلا مثال مذکور مین یہہ حنفی یون کہے
کہ خارج غیر سایل نجس ہے نہین اور جب وہ نجس ہی نہین تو وضو
کا ناقض نہین یعنی وہ حد اوسط سے خارج ہے اور تیسرا طریق
یہہ ہے کہ مستدل یہہ بتاوے کہ صورت تخلف مین یہہ مانع پیش
آیا اور اوسنے دلیل کے اثر کو ظاہر ہونے نہ دیا مثلاً جب
مثال مذکور مین معترض یہہ اعتراض کرے کہ دائمی بہنے والے
زخم سے جو بہتا ہے اور سلس البول کی بیماری مین جو ٹپکتا ہے
وہ بلا شبہہ نجس ہے اور باوجود اسکے وضو کا ناقض نہین تو جواب

اوسکا یہہ ہے کہ حکم تو دلیل سے متخلف نہین مگر ظہور اوسکا
یہان اسلئے نہین ہوا کہ اگر وضو کو قایم نمانا جاوے تو یا مکلف سے
فرض ساقط کئے جاوین یا نماز بلا وضو کے صحت تسلیم کیجاوے اور
جب یہہ کہ دونو باتین نہین ہوسکتین تو لاچار وضو کو قایم تسلیم کیا
گیا اور اگر ناقض لزوم محال کو بیان کرے تو اب جواب اوسکا یہہ ہے
کہ لزوم محال کو نمانے مثلاً جب کوی راست گو یہہ دعوے
کرے کہ ہر موجود کی حقیقت ثابت ہی اور یہہ دلیل اوسپر لاوے
کہ ہر موجود شئے ہے اور ہر شئی کی حقیقت ثابت ہی اور ایک بے
حقیقت یہہ بول پڑے کہ اگر کسی شئی کی حقیقت ثابت ہو تو
ثبوت اوسکا ثابت ہی یا نہین اگر نہین تو جو ثبوت کہ خود معدوم
ہے دوسری شئے کو ثابت نہین کرسکتا بقول اوستاد کے
کہ ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ اور اگر ثابت ہی تو پھر
اوسکے ثبوت مین گفتگو کیجاویگی غرضکہ اگر کسی شئے
کے حقیقت ثابت ہووے تو یا تسلسل لازم آویگا یا یہہ
ماننا پڑیگا کہ وہ ثبوت جو خود معدوم ہے دوسرے شئی کو موجود کرسکتا ہی
اور یہہ دونو امر محال ہین اور امر محال کا مستلزم خود محال ہے سو
اب حقیقت کسی شئے کی ثابت نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے

کہ تسلسل لازم نہین آتا اسلئے کہ ثبوت کا ثبوت عین ثبوت ہے
اور تسلسل تعدد کے فرع ہے یا یہہ کہ وہ تسلسل جو محال ہے لازم نہین آتا اسلئے
کہ معانی مصدریہ محض اعتباری ہین اور امور اعتباریہ مین تسلسل
محال نہین ہے اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ لازم کے استحالہ کو نمانے
جیسے کہ یہہ بات کہی گئی کہ مواد حکمت یعنی وجوب امکان امتناع اور جہات
منطقیہ مغایر بالذات ہین ورنہ یہہ لازم آتا ہے کہ ماہیت کو لوازم
واجب الوجود ہوجاوین اور یہہ محال ہے سو جواب اوسکا یہہ
دیا گیا کہ لوازم ماہیت کا واجب الثبوت ہونا لازم آتا ہو اور یہہ
محال نہین اور مثال مشہور یہہ ہے کہ کوئی شخص خوش عقیدہ
یہہ بات کہے کہ زید کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اسلئے کہ وہ اوسکا
بندہ ہے اور ساری بندون کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اور
معتزلی یہہ نقض پیش کرے کہ چوری جاری یہہ بندے کے
فعل ہین اور وہ مخلوق اللہ کے نہین اسلئے کہ یہہ دونو کام
برے ہین اور برے کامونکا پیدا کرنا برا ہے اور اللہ برائی سے
بری ہے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ برے کامونکا پیدا کرنا
برا نہین بس جو لازم آتا ہے وہ برا نہین ساتوان مقصد
یہہ ہے کہ مدعی کی مدعی کا انکار و تغلیط بلا دلیل مکابرہ ہے

عام اس سے کہ مدعی اوسپر کوئی برہان لاوے یا نہ لاوے اور
منع دلیل اس سے پہلے کہ مدعی دلیل اوسپر لاوے غصب ہے
اور محقق لوگ اس غصب کو بہت برا جانتے ہین اور دلیل سمیت
انکار مدعی کا بعد اسکے کہ مدعی نے اوسکو مدلل کیا ہو معارضہ
ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ معارضہ مین یہہ شرط ہے کہ معارض
مدعی کے دلیل کو کسی طرح پر نچھیڑے یا یہہ شرط نہین ہے
پہلی بات مشہور ہے اور دوسری ظاہر ہے اسلیے کہ
تسلیم ظاہری معارضہ کی منافی ہے اگرچہ واقع مین نہین
اور جب کہ معارضہ مع تسلیم ظاہری ہوگا تو وہ معارضہ محضہ
ہوگا۔ اور جب مع عدم تسلیم ہوگا تو وہ معارضہ مع المناقضہ
ہوگا بعضون نے یہہ التزام کیا ہے کہ منجملہ ان دو نو قسمون
کے کوئی سے قسم ہو تقریر اوسکے نقض کے پیرایہ مین یون
کرنے چاہیے کہ تمہاری دلیل کے مقدمے بالکل درست
نہین اگر وہ درست ہوتی تو اوسکے مدلول کا منافی
صحیح وصادق نہوتا مگر ہمارے پاس ایک ایسی دلیل ہے
جو اوس منافی کے صدق وصحت پر یہی پوری دلالت
کرتی ہے کہتے ہین کہ معارضہ کا مرجع قطع دلیل نہین

خواه وه نقلی هون یا عقلی هون نقض اجمالی هوتا هے اسلیے
که دو قطعی حقیقت مین معارض نهین هوتی اور وه معارضه
جو وهان مذکور هوتا هے اوسکو معارضه مع النقض کهتے هین اسلیے
که نقض اوسمین ضمنًا پایا جاتا هے هان نقلیات ظنیه مثل
فقهی قیاسون کے باهم معارض هو سکتے هین کیونکه منجمله اونکے
کسی ایک کا خطا هونا بعید از قیاس نهین هے کها گیا
که معارضه مع النقض اور معارضه بالقلب آپسمین ایک هین
اور فرق اونکا اعتباری هے یعنے اس اعتبار سے که وه
دلیل مدعی کو مخالف اوسکے بناتا هے بعد اسکے که وه
موافق تهے معارضه بالقلب کهتے هین اور اس حیثیت سے
که وه نقض کو متضمن هوتا هے معارضه مع النقض بولتے هین
تتمه معارضه کے بعض قسمون کی جواز وصحت مین خلاف واقع
هوا منجمله اونکے ایک معارضه علی المعارضه یعنے معارضه
کے مقابله مین معارضه کرنا صورت اوسکی یهه هے که مدعی
نے دلیل قایم کی اور معارض نے معارضه کرکے اوسکو ساقط
کیا پهر مدعی نے دوسری دلیل قایم کے دوسری معارضه
بالبداهت بدیهی محض پر جیسے مدعی یهه کهے که یهه حکم بدیهی هے

اور اوسکے بدیھی ہونے پر دلیل نہ لاوے اور معارض یہہ کہے
کہ نقیض اس حکم کے ثابت ہے اسلیے کہ وہ بدیھی ہے اور ہر بدیھی ثابت
ہے تیسری معارضہ بالبداہت بدیھی مدلل پر یعنے جسکی بداہت
کو مدعی نے بدلیل ثابت کیا اوسکا معارضہ بالبداہت کیا جاوے
جیسے مدعی یہہ کہے کہ یہہ حکم بدیھی ہے اسلیے کہ وہ محسوسات
یا وجدانیات مین سے ہے اور معارض یہہ پیش کرے کہ نقیض
اس حکم کے بدیھی ہے اور کوئی دلیل اوسپر نہ لاوے چوتھی
معارضہ بالدلیل بدیھی غیر مدلل پر مثال اوسکی یہہ ہے کہ مدعی
یہہ کہے کہ اعیان ثابتہ کے حقیقت ثابت ہے اور یہہ حکم
بدیھی ہے اور سوفسطائی یہہ معارضہ کرے کہ نقیض اوسکی
ثابت ہو اور وہی دلیل اوسپر لاوے جو پہلے مذکور ہو چکے
ہے پانچوین معارضہ بالدلیل بدیھی مدلل پر جیسے کوئی یہہ
کہے کہ رنگ اس شئے کا کالا ہے اور یہہ بات بدیھی ہے اسلیے
کہ وہ محسوس ہے اور ہر محسوس بدیھی ہے اور معارض یہہ
معارضہ پیش کرے کہ نقیض اوسکی ثابت ہے اسلیے کہ وہ قابض
بصر نہین اور جو قابض بصر نہین وہ سیاہ نہین اور حق یہہ ہے
کہ یہہ پانچون قسمین صحیح و جائز ہین اور ہر قسم کی جواز و صحت کے

دلیلین بجاےؑ خود مذکور ہین اور نظر بربین سب کا اتفاق اسپر ہے
کہ جب کبھی بدیہی کا معارضہ برہان سے کیا جاوے تو وہ برہان
زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور ایسے ہی اگر نقلی دلیل کا معارضہ عقلی
دلیل سے کرین تو عقلی زیادہ معتبر ہوگی مگر یہہ کہ نقلی محکم
قران مجید یا حدیث متواتر ہو تو اب نقلی ہے معتبر ہوسکے اور
قران مجید کے وہ آیات متشابہات جنکی ظاہری معنون سے باری تعالی
کے مجسم ہونیکا توہم پیدا ہوتا ہے اور کچہہ لوگ اس دہوکھے
مین اکر مجسمہ بنگئے جیسے الرحمن علے العرش استوی ویداہ
مبسوطتان اون عقلے نقلی دلیلون کے معارض نہین ہوسکتیں
جنسے باری تعالے کا بسیط وجود ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے
واضح ہو کہ دلیل ظنی برہان قطعی کا مقابلہ نہین کرسکتی ہان اگر
الزام منظور ہو تو یہہ امر ممکن ہے تبصرہ مناظرہ کے مفہوم
مین جو خلاف مدعی معتبر ہے وہ نقیض صریح اور مساوی نقیض
اور اخص من النقیض کو شامل ہے یعنے خواہ وہ مدعا مدعی
کے صریح نقیض ہو یا اوسکے نقیض کے مساوی ہو یا اوسکے
نقیض سے اخص ہو ہان عام نہو اسلئے کہ ثبوت عام سے
ثبوت خاص کا لازم نہین آتا پس اس صورت مین معارض کے

لی دلیل بکار جاویگی بخلاف اسکے کہ جب خاص یعنی ثبوت خاص کا
عام کے ثبوت کو مستلزم ہوگا حاصل یہہ ہے کہ معارض کا مطلوب
مدعی کے مطلوب سے عام نہ ہووے نقیض صریح کی یہہ مثال
ہے کہ مثلاً حکیم نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن ہے اور دلیل
اوسپر لایا اور مخالف نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن نہیں اور دلیل
اوسپر لایا اور مساوی نقیض کی یہہ مثال ہے کہ مثال مذکور
مین معارض نے کہا کہ زمین متحرک ہو متحرک لاساکن کی مساوی
ہے جو ساکن کی نقیض صریح ہے اور اخص من النقیض کی یہہ مثال
ہے کہ مدعی نے کسی شے کے حیوان ہونے پر دلیل قایم کے
اور معارض اوسکے شجر ہونے پر دلیل لایا شجر لاحیوان سے خاص
ہے جو حیوان کے صریح نقیض ہے اور نقیض سے عام مطلق کی
یہہ مثال ہے کہ مدعی نے کسی شئے کا انسان ہونا بدلیل ثابت
کیا اور معارض اوسکے ممکن عام ہونے پر دلیل لایا ممکن عام انسان
کے نقیض صریح یعنے لاانسان سے عام مطلق ہے اسلئے کہ ہر
لاانسان ممکن عام ہے اور ہر ممکن عام لاانسان نہیں انسان ممکن
عام ہے لاانسان نہیں اور عام من وجہ کی یہہ مثال ہے کہ
مثال مذکور مین معارض نے شئے مذکور کا حیوان ہونا ثابت کیا

حیوان اور انسان کی نقیض صریح مین عموم من وجہ ہے اسلیئے کہ
بعضے حیوان لاانسان ہین جیسے گہوڑا سشلاً اور بعضے حیوان لاانسان
نہین جیسے خود انسان اور بعضے لاانسان حیوان نہین جیسے دیوار خالی جسم
یہہ ہے کہ نقیض صریح یا مساوی نقیض یا اخص من النقیض کی اثبات
سے بطلان مدعی کا منصور ہے اور اعم من النقیض کی اثبات سے
کچھ فایدہ نہین ہے خواہ وہ عام مطلق ہو یا عام من وجہ ہو۔
باقی رہا مباین نقیض وہ عین مدعی ہے یا اوسکا لازم ہے اثبات
اوسکا معارضہ نہین ہے نظر برین وہ بحث سے خارج ہے
آٹھوان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل اپنی دلیل کی کسی مقدمہ
کو صغری کو یا کبرے کو مدلل کرے تو اوس مقدمہ کا نقض و معارضہ
جایز ہے یعنے اوسکے فساد پر دلیل لائی جاوی یا اوسکے نقیض
پر کوئی برہان تسلیم کی جاوے پہلے کو مناقضہ علی سبیل نقض اور
دوسرے کو مناقضہ علے سبیل معارضہ کہتے ہین اسلیئے کہ مناقضہ
یعنے منع کے معنے جو مقدمہ کی عدم تسلیم ہے دونو صورتون مین
پائے جاتے ہین مثال اوسکی یہہ ہے کہ کوئی شخص اس دعوی کو کہ مفہوم
انسان کا موجود خارجی نہین باین دلیل ثابت کرے کہ مفہوم
انسان کلی ہے اور کوئی کلی موجود خارجی نہین اور کبری پر یہہ

دلیل لاوے کہ اگر کلی موجود خارجی ہوجاوے تو کلی کلی نہ رہیگی یعنی افراد
کثیرہ پر محمول نہوگی تو سائل یہہ کہہ سکتا ہے کہ کلی طبعی موجود
خارجی ہے اگر موجود خارجی نہو تو موجودات خارجیہ کا جز نہیں رہے
یہ سب موجبہ جزئیہ کہ کلی طبعی موجود خارجی ہے نقیض اوس سالبہ
کلیہ کی ہے جو دلیل مدعی کا کبری تہا اور بعضوں کا یہہ قول ہے
کہ اگر دلیل مدعی کا مقدمہ بین الفساد ہے تو نقض و معارضہ اوسکا
اس سے پہلے بھی جائز ہے کہ مستدل اوسکو مدلل کرے جیسے کوئی
ظاہر بین کسی شئے کے محسوس ہونیکو بایں دلیل ثابت کرے کہ یہہ شئے
موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو اس سے پہلے کہ وہ کبری کو کسی
ٹوٹی پہوٹی دلیل سے مدلل کرے یہہ نقض وارد کر سکتے ہیں کہ باری
تعالے اور بقول فلاسفہ کے مبادی عالیہ موجود ہیں اور انمیں سے
کوئی محسوس نہیں اور یہہ نقض اس نظر سے منع ہے کہ کبری کی
کلیت کی عدم تسلیم پر مشتمل ہے اور بایں نظر نقض ہے کہ مادہ منع
کا متحقق ہے اور اسیلیے کہا گیا کہ مناقضہ علی سبیل معارضہ اور
مناقضہ علی سبیل نقض کی تقریر منع کے پیرایہ میں مناسب نہیں کیونکہ
اب وہ منع نہیں رہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس فاسد مقدمہ
کو ایک اور سچے مقدمہ سے ملاتے ہیں اور جب دونو کی اجتماع سے کوئی

محال لازم آتا ہے تو لزوم محال کا منشاء فساد اسی مقدمہ کا گنا
جاتا ہے اسلیئے کہ کوئی امر صحیح و صادق کسی محال کو مستلزم نہین ہوتا
اور حکم کیا جاتا ہے کہ وہی مقدمہ بجاے خود فاسد ہے مثلاً دلیل مذکور
کی کبری کو اگر اس پچھے مقدمہ سے لیئے ہی جسم مادی ہے ملا دین تو
یہہ لازم آویگا کہ باری تعالے اور مجردات بھی مادی ہین مگر یہہ محال اوس
مقدمہ سے لازم آیا نہ اس پچھے مقدمہ سے تو وہ مقدمہ فاسد ہے
نو ان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل کا مقصود استدلال سے یہہ
ہووے کہ فریق ثانی کو شک مین ڈالے یا دہوکہا دیوے تو اسپر نقض و
معارضہ کا وارد کرنا مستحسن نہین اسلیئے کہ وہ اپنے بیان کی راست
درست ہونیکا دعوی نہین کرتا ہان منع کا وارد کرنا مضایقہ نہین
کیونکہ منع سے اصلی غرض یہہ ہوتی ہے کہ مستدل اپنے بیان کو صحت
بخشے اور یہہ امر اسکے حق مین مضر نہین اور یہہ مسئلہ مناظرہ کی
بحث مین جب داخل ہوسکتا ہے کہ اظہار صواب کسی فریق کا مقصود
ہو جیسے کہ بعضون کا مذہب ہے اور اگر یہہ معتبر کیا جاوے کہ اظہار
صواب ہردو فریق کو مقصود ہو تو کوئی مشکک یا مغالطہ مناظر
نسمجہا جائیگا جب کہ منوع ثلاثہ معترض کے خیال مین آجاوین تو
منع کو مقدم رکہے اور معارضہ کو سب سے پیچھے ڈالے اور بعضونکا

یہہ قول ہے کہ نقض کو مقدم کرے اور منع اور نقض دونوں کو معارضہ
پر مقدم رکھے بہر تقدیر معارضہ کا حق یہہ ہے کہ وہ پیچھے رہے جیسے
جب کوئی نام کا مسلمان گلے مروڑی مرغی کی حلت کا قایل ہووے
اور یہہ دلیل لاوے کہ گلے مروڑی مرغی طعام اہل کتاب کا
ہے اور طعام اہل کتاب کا مسلمانوں کے لئے حلال ہے لقولہ تعالے
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم تو اب یہاں منوع ثلاثہ یعنے
منع نقض معارضہ تینوں متوجہ ہوسکتے ہیں خواہ منع کو مقدم کریں
خواہ نقض کو مقدم رکھیں منع کی یہہ تقریر ہے کہ دلیل مذکور کی
کبری کی کلیت مسلم نہیں اسلئے کہ خنزیر اس حکم سے مستثنے ہے اور
کبری جزیہ شکل اول مین منتج نہیں ہوتا۔ اور نقض کے یہہ تقریر ہے
کہ یہہ دلیل بعینہ خنزیر مین جاری ہے اور وہ مسلمانون پر حرام ہے
غرضکہ اس مادہ مین حکم دلیل سے متخلف ہے اور معارضہ کی
یہہ تقریر ہے کہ گلے مروڑی مرغی حرام ہے اسلئے کہ وہ منخنقہ ہے
اور ہر منخنقہ حرام ہے لقولہ تعالے حرمت علیکم المیتۃ والدم
ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ تکملہ منوع ثلاثہ مذکورہ مین
بحث کی منحصر ہونے پر یہہ بحث کی گئی ہے کہ کبھی مدعی کی دلیل
پر یہہ قدح کی جاتی ہے کہ تیری یہہ دلیل تیری دعوی کو مستلزم نہے

نہین یعنے تقریب تام نہین اور یہہ جب ہوتا ہے کہ مدعی خاص ہو اور دلیل
عام ہو مثلاً کوئی یہہ دعوے کرے کہ یہہ شئے انسان ہے اور یہہ دلیل
لاوے کہ یہہ حیوان ہے حیوان ہونا انسان ہونے کو مستلزم
نہین اور کبھی یہہ کہتے ہین کہ یہہ دلیل اور مقدمہ کی محتاج ہے یا
اوسکا وہ مقدمہ بعض بیکار ہے یا وہ مصادرہ پر مشتمل ہے یعنے
دلیل کی صحت خود مدعے کی صحت پر موقوف ہے مثلاً یا صحت
دلیل کا لازم ممنوع ہے یعنے یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ دلیل جب پوری
ہو تو یون ہو وے اور یون ہونا مسلم نہین غرض کہ کوئی اعتراض
ان اعتراضون مین سے نہ منع ہے اور نہ نقض ہے اور نہ معارضہ
ہے پہلے اور دوسری اور چوتھی بحث کا یہہ جواب ہے کہ اگر یہہ
اعتراض کسی شاہد صادق کے ساتھہ ہووین تو نقض مین داخل
ہین ورنہ پہر مکابرہ ہے اور مکابرہ غیر مسموع ہے اور منوع ثلاثہ
مین حصر ابحاث مسموعہ کا ہے اور تیسری بحث کا یہہ جواب ہے
کہ بعض مقدمات کا لغو بیکار ہونا ثبوت مدعی کا منافی نہین صرف
اتنی بات ہو کہ مستدل نے ایک امر زاید کو ذکر کیا۔ اور منوع ثلاثہ
مین وہ بحث منحصر ہے جو ثبوت مدعی کو منافی ہووے اور پانچوین
بحث کا یہہ جواب ہے کہ صحت دلیل کا لازم وہ ہے جو موقوف علیہ اسکا

ہے عام اس سے کہ وہ جزو ہو یا شرط ہو اور یہہ مقدمات دلیل پہ
صادق آتا ہے پس اوسکا ثمانا بعینہ منع اصطلاحی ہے حاصل یہہ کہ
اعتراضات مذکورہ منوع ثلاثہ سے خارج نہین ہین **خاتمہ** مناظرہ کی
ساری بحثین حکم خبری سے متعلق ہوتے ہین خواہ وہ صریح ہو خواہ وہ
ضمنی ہو اور اگر یہہ بات مانی جاوے کہ حدود مین بدون اعتبار
حکم ضمنی کے مناظرہ کی بحثین جاری ہو سکتی ہین اور ایسی ہی انشائیات
اور مفردات مین بدون اعتبار حکم ضمنے کی تصحیح نقل کا مانگنا جائز ہے
جیسے کہ بعضونکا مذہب ہے تو منع کی حد معروف یعنے توجہ کرنا متمامیل
کالنسبتہ خبریہ مین جو مسلم ہے منہدم ہو جاویگی اور بحث کی قاعدے
بلا ضرورت بڑھ جاوینگے۔ اور اصل یہہ ہے کہ انشائیات منقولہ
اور مفردات منقولہ مین حکم ضمنے ہوتا ہے مثلاً جب کوی یہہ کہے
کہ ہمارے حضرت نے یہہ فرمایا کہ اپنے لڑکون کو نماز کے قاعدے سکہاؤ
تو یہان یہہ حکم اعتبار کیا جاویگا کہ یہہ امر حضرت کا قول ہے اور یہ مفردات
منقولہ مین یہہ مانا جاویگا کہ یہہ مفرد اس معنے کے لئے موضوع ہے
اور اب دونو صورتون مین نقل کی تصحیح درکار ہوگی۔ **خاتمہ**۔
بحث مین جلدی کرنا اچھا نہین فریقین کو تامل کرنے مین فایدہ ہے
چنانچہ **مستدل** کا یہہ فایدہ ہے کہ وہ دلیل مین کہٹا تا بڑہاتا ہے

اور نظری مقدمہ پر دلیل اور مخفی مقدمہ پر تنبیہ لاتا ہے اور کلام اوسکا مناقشہ سے محفوظ رہتا ہے اور سایل کا یہہ فایدہ ہے کہ جلدی بیجا اعتراض اوسکا پورا نہین ہوتا بلکہ کبھی جلدی خرابی کا باعث ہو جاتی ہے اور یہہ امر بہت ضروری ہے کہ ہر علم کی بحث مین اوسکی مناسب کلام کرے مثلاً جب اصول عقاید مین گفتگو پیش آوے تو قطعی دلیلین لائی جاوین اسلیے کہ وہان ظنیات کا کام نہین علاوہ اسکے مذکورہ کی یہہ باتین بہے ملحوظ رہین کہ مناظر اپنے کلام مین ایسا اختصار نکرے کہ مطلب پورا پورا سمجہہ مین نہ آوے اور نہ ایسا ہی اوسکو نہ پہیلاوے کہ فریق ثانی سنتا سنتا گہبرا جاوے اور ایسے لفظ غیر مانوس کو نہ بولے کہ طرف ثانی کو پوچہنے کی ضرورت ہووے ایسے کو بلا قرینہ کلام مین نہ لاوے جو دو معنون کا احتمال رکہتا ہے اور مناظرہ کیوقت کسی ہنسنے کیطرف التفات نکرے اور جسبکو مقصود مین دخل نہو وے اوس سے الگ رہے اور عین مباحثہ مین نہ ہنسے نہ غرّاے اور نہ فحش زبان پر لاے جیسا کہ فی زماننا بعض مباحثون مین دیکہا گیا اور مباحثہ سے پہلے تہوڑی بہت شرطون کا التزام کرنا یا کرانا مضائقہ نہین اگرچہ فی الجملہ ضعف و ناتوانی پر دلالت کرتا ہے اور جسکی ہیبت غالب ہو وے اور لوگ اوس سے ڈرتے

ہون اوس سے بحث نکرے جیسے حضرت عبد اللہ بن عباس رض
نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رض سے عولیہ کے مسئلہ مین کچھہ
گفتگو نہ کی اور جب کسی نے اونسے پوچھا تو آپنے یہی جواب دیا کہ حضرت
عمر رض مرد ہیبت تھے اونکی ہیبت غالب آئی اور بقول سعدی رح
کس ع۔ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔ طرف مقابل کو حقیر نہ سمجھے
اور لازم ہے کہ تکیہ لگا کر نہ بیٹھے اور بھوکھا پیاسا بھی نہو اور
بہت پیٹ بھرا بھی نہو اور گفتگو کے وقت اوہر اوہر نہ دیکھے
اور کسی سے گفتگو مین مدد نہ مانگے اور چلا کر گفتگو نہ کرے غرض
کہ جو باتین مناظرہ کی مناسب نہون اونسے بچتا رہے مگر آجکل کے
مباحثے جو محض مکابرہ یا مجادلہ ہین اظہار صواب سے مبرا اور
تحقیق حق سے معرا ہین چنانچہ اون مین ہر فریق کو یہہ منظور ہوتا
ہے کہ میرا قول بالا رہے اور کہیت اپنے ہاتھہ آوے سو یہہ مباحثے
نہین بلکہ مرغون کے پالیان ہین علاوہ اسکے ہر طرف کی بہلا
چاہنے والی وہ باتین اوڑاتی ہین جو معرکہ مین کبھی سنے نہین جاتیں
یہانتک کہ جب تحریری مباحثے ہوتے ہین تو تب بھی یہے خاک
اوڑتے ہے مگر اتنی بات ہی کہ لکھتم کے آگے بکتم نہین چلتے پس
اس زمانہ مین کنج عزلت اولی و انسب ہے ہان جو لوگ ایسے ہین کہ وہ

بحث و مباحثے کی بدولت روٹی کہاتے اور روپئے کماتے ہین وہ لڑین
اور جہگڑین اور تقریری تحریری مباحثے کرین اور کہاوین اور مزے
اوڑاوین ع بحث کردن کار بیدردان بود ؛ فقط اب مصنف کی
یہہ التجا ہے کہ جو کوی اس رسالہ کو پڑھے یا پڑہائے وہ اوسکو
دعائے خیر سے یاد کرے

تمت

تمام شد

Fayd al-Hasan
Faiziyah